کا تاریخی پس منظر نگاہوں کے سامنے نہیں آتا۔

ایسے ہی الفاظ میں دو قمری مہینوں کے نام ہیں جن کے تلفظ میں عام طور پر غلطیاں واقع ہوتی ہیں اور وہ ہیں جُمادی الاول اور جُمادی الآخرہ بعض لوگ اسے بہ فتح جیم جَمادی بولتے ہیں جب کہ اس کا صحیح تلفظ بہ ضم جیم جُمادی ہے اور اس میں معنویت کے ساتھ ساتھ اس کی وجہ تسمیہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

دوسری غلطی یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض لوگ اسے جمادی الاول کہتے ہیں حالانکہ عربی قواعد کے مطابق تانیث کی وجہ سے اس کی صفت اولی اور آخری یا آخرہ اور ثانیہ آنی چاہیئے۔

ان تمام معنوی اور تاریخی مضمرات کی طرف مستند عربی لغات سے چند اشارات پیش خدمت ہیں۔ یقین ہے کہ یہ تصحیح تلفظ میں معاون ثابت ہوں گے۔

دو قمری مہینے ایسے ہیں جن کے نام جُمادی الاولیٰ اور جُمادی الاخری یا جُمادی الثانیہ ہیں۔ وجہ تسمیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے مسعودی نے لکھا ہے کہ جس زمانے میں یہ نام رکھے گئے تھے ان دونوں مہینوں میں پانی سوکھ جایا کرتا تھا (المسعودی، مروج الذہب المجلد الثانی مطبع السعادہ مصر)

۱۔ جُمادی لجمود الماء فیہ۔ یعنی پانی سوکھ جانے کی وجہ سے ان مہینوں کے نام جمادی الاولی اور جمادی الآخرہ رکھے گئے۔ (ابن منظور لسان العرب)

۲۔ جُمادی حُباری کے وزن پر ہے۔ یہ دو مہینوں کے نام ہیں۔ جُمادی الاولی اور جُمادی الآخرہ (منتہی الارب ج ۱۔ بہ ضمن ج م د۔ ترجمہ فارسی قاموس المحیط۔ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

۳۔ عربی مہینوں کے دو نام ہیں۔ مؤنث ہیں اعراب کے ساتھ یہ نام اس طرح درج ہیں۔ جُمادی (جمع جُمادیات بتائی گئی ہے) (اقرب الموارد۔ مطبوعہ بیروت ۱۸۸۹ء) (حکیم محمد سعید ہمدرد)

قومی ترانہ میں اسلام کا ذکر نہیں | کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک کے قومی ترانہ میں اسلام کا ذکر تک نہیں۔ حالاں کہ ہر ملک کا قومی ترانہ اس ملک کے نظریات کی عکاسی کرتا ہے۔ اگر اس نقطۂ نظر سے دیکھا جاتے تو ہمارے قومی ترانہ کا کوئی شعر مسلمانوں کے عقائد و نظریات کی ترجمانی نہیں کرتا۔ اس لئے میں صدر پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ پاکستان کے قومی ترانہ میں لفظ "اسلام" کو جگہ دلائیں تاکہ ہمارے قومی تشخص کی بھرپور عکاسی ہوسکے۔ اور تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طلبہ کے ذہنوں پر اچھا اثر پڑ سکے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ترانہ کے اشعار بڑے موزوں اور رونق ہیں تاہم ترانہ میں کسی اچھی چیز کا اضافہ کرنے سے ترانہ کے تقدس میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ یہ ایک انسانی ذہن کی سوچ ہے۔ اور انسانی ذہن کی سوچ کوئی حرف آخر نہیں کہ اس میں نہ ہو سکے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ اگر موزوں ہو تو ترانہ کے اس شعر

باقی ص ۴۴ پر